بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

انقلاب اور خمینی صاحب کے نظریات کے بارہ میں پچھلے کئی شماروں میں اظہارِ خیال کیا گیا ہے اس موضوع پر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے اپنے ایک حالیہ مقالہ میں بڑی معتدلانہ اور مؤثر انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اس مقالہ کے اختتامیہ کو الحق کے افتتاحیہ میں پیش کیا جا رہا ہے جس سے ہمارے خیالات کی تائید اور ترجمانی ہوتی ہے۔ (سمیع الحق)

پچھلے برسوں میں جب آیت اللہ روح اللہ خمینی صاحب نے اسلامی انقلاب کی دعوت دی اور "پہلوی" سلطنت کا تختہ الٹ کر (بقول خود) حکومتِ اسلامیہ قائم کی اور ایک نئے دور کا آغاز کیا اسکی پوری توقع تھی (اور اس کے پورے آثار و قرائن موجود تھے) کہ وہ اپنی دعوت کو عام کرنے اور اسکو مقبول بنانے کے لئے شیعہ سنی اختلاف کی قدیم و مسلسل تاریخ کا یہ نزاعی ورق نہ کھولیں گے۔ اور اگر اس کو کتاب سے جدا نہیں کر سکتے تو کم سے کم اس کو الٹیں گے نہیں، اور اگر فرقۂ امامیہ کے ان عقائد سے وہ کسی سیاسی یا مقامی مصلحت سے برأت کا اعلان نہیں کر سکتے تو کم سے کم ان کا اظہار و اعلان نہ کریں گے، بلکہ ان جیسے جری سر بکف دینی پیشوا سے (جس نے اپنی بے خوفی، عواقب و نتائج سے بے پرواہی اور آتش بیانی سے اس سلطنت پہلوی کا تختہ الٹ دیا، جس کی فوجی طاقت اور اپنی بقا و استحکام کے لئے وسیع انتظامات دنیا کو معلوم ہیں) امید تھی کہ وہ اخلاقی جرأت اور اتحادِ مسلمین کی خاطر اور اپنے گہرے فکر و مطالعہ کی بنیاد پر یہ اعلان کر دے گا کہ یہ عقائد جو اسلام کی بنیاد پر تیشہ چلاتے ہیں، اور اس کو دنیا میں بدنام اور بے اعتبار کرتے ہیں، اور جو غیر مسلمین کو دعوت دینے کے راستہ میں سنگ گراں ہیں۔ اور جو قرنِ اوّل اور صحابہؓ کے عہد کی ایک دشمنِ اسلام چالاک سازش کے نتیجہ میں اور صدیوں کی قائم شدہ ایرانی شہنشاہی کے زوال کے انتقام کے جذبہ سے بروئے کار آئے تھے، اب ان کی نہ ضرورت ہے نہ گنجائش، ہم کو اسلام کا اقتدار قائم کرنے، ممالکِ اسلامیہ کی اصلاح اور مسلم معاشرہ سے فساد دور کرنے کے لئے اب ماضی کو بھول جانا چاہئے اور ایک نئے سفر کا آغاز کرنا چاہئے جس میں اسلام کی ماضی و حال کی تابناک تصویر دنیا کے سامنے آئے، اور دنیا کی دوسری قومیں اسلام کیطرف مائل ہوں

صٹ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے۔

لیکن توقعات اور آثار و قرائن کے بالکل برعکس ان کے قلم کی خود وہ تحریریں اور رسائل اور کتابیں سامنے آئیں جن میں انہوں نے پوری صفائی اور طاقت کے ساتھ انہیں شیعی عقائد کا اظہار کیا ہے، ان کی کتاب "الحکومۃ الاسلامیۃ، ولایۃ الفقیہ" میں امامت اور ائمہ کے بارے میں وہی خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ جو ان کو مقام الوہیت تک پہنچاتے ہیں، اور ان کو ہر نبی و ملک سے افضل ثابت کرتے ہیں اور یہ کہ کائنات تکوینی طور پر ان کے تابع فرمان اور زیر اقتدار ہے۔ اسی طرح انکی فارسی کتاب کشف الاسرار میں صحابۂ رسولؐ بالخصوص خلفائے ثلاثہ کے متعلق جرح و تنقید ہی نہیں سب و شتم کے وہ الفاظ آئے ہیں، جو کسی بڑی سے بڑی ضال و مضل، فاسق و فاجر، زائغ و مزیغ، اور سازشی جماعت کے لئے آسکتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں ان کی دعوت کے ساتھ چل رہی ہیں اور یہ کوئی خفیہ ہدایات یا پرائیویٹ خطوط کی شکل میں نہیں ہیں، مطبوعہ اور شائع شدہ رسائل کی شکل میں ہیں۔

خمینی صاحب کی یہ دونوں چیزیں (امامت اور ائمہ کے بارے میں خیال اور صحابہؓ پر طعن والزام) کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں تھی، یہ رسائل ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ایران اور ایران سے باہر پھیل چکے ہیں اس بنا پر اس بات کی پوری توقع تھی کہ عقیدہ و بنیاد کے اس اختلاف، امت کے بنیادی عقیدۂ توحید میں رخنہ اندازی "مشارکت فی النبوۃ" (جو امامت کی تعریف اور ائمہ کے اوصاف کا لازمی و منطقی نتیجہ ہے۔) اور صحابۂ کرامؓ کی شخصیتوں پر جو مسلمانوں کے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ قابل احترام اور قابل محبت شخصیتیں ہیں اور جن کا دور تاریخ اسلام ہی میں نہیں تاریخ انسانی میں (مستند تاریخ کی روشنی میں اور مسلم و غیر مسلم مؤرخین کی متفقہ شہادت کے مطابق) دنیا کا معیاری و مثالی دور حکومت اور نمونۂ زندگی تھا، طعن و تشنیع کے بعد کم سے کم اس حلقہ میں جو سنی العقیدہ ہے۔ (اور وہی مسلمانوں میں اکثریت کی حیثیت

حاشیہ صفحہ ۲ :- اس لئے کہ ان کا ماحصل یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی اس جماعت میں جس کی تعداد صرف حجۃ الوداع میں ایک لاکھ سے زیادہ بتائی جاتی ہے، اپنے پیغمبر کی آنکھ بند ہونے کے بعد صرف چار آدمی اسلام پر قائم رہے، باقی سب نے معاذ اللہ ارتداد کا راستہ اختیار کیا، قرآن مجید سرتا پا محرف و تبدیل شدہ ہے۔ ائمہ اہل بیت (از روئے تقیہ جو دینی فریضہ اور عزیمت ہے) حق کو چھپانے والے، اصل قرآن کو پوشیدہ رکھنے والے، ہر خطرہ و اندیشہ سے دور رہنے والے اور اپنے متبعین کو اسی کی تلقین کرنے والے تھے۔ (ملاحظہ ہو فرقہ اثنا عشریہ کی معتبر کتابیں، اصول کافی، فصل الخطاب، اور خود علامہ خمینی کی تصانیف کشف الاسرار وغیرہ یا کتاب "ایرانی انقلاب، امام خمینی اور شیعیت" از مولانا محمد منظور صاحب نعمانی)

رکھتاہے۔) ان کی دعوت مقبول نہیں ہوگی اور ان کو اسلامی انقلاب کا علمبردار، حکومت اسلامی کا مؤسس و بانی، اور مثالی رہنما و قائد نہیں سمجھا جاتے گا، لیکن یہ دیکھ کر صدمہ بھی ہوا اور حیرت بھی کہ بعض ایسے حلقوں میں جو فکر اسلامی کے علمبردار اور اسلام کے عروج و غلبہ کے داعی و متمنی ہیں، ان کو ایک "امام منتظر" کی حیثیت دی گئی، اور ان سے ایسی عقیدت و محبت کا اظہار کیا گیا، جو اس عصبیت کی حد تک پہنچ گئی ہے، جو تنقید کا ایک لفظ سننے کی روادار نہیں ہوتی۔

آیت اللہ خمینی صاحب کی اس کامیابی سے جو ان کو رضا شاہ پہلوی کی حکومت کے مقابلہ میں حاصل ہوئی اور اس انقلاب سے جو ایک مخصوص شکل میں ایران کے معاشرہ میں رونما ہوا، نیز بعض مرحلوں پر دنیا کی عظیم ترین طاقت امریکہ کی ناکامی، ایرانی نوجوانوں کے جذبۂ قربانی اور اسی کے ساتھ متعدد مسلم و عرب ممالک کی دینی و اخلاقی کمزوریوں و خامیوں اور وہاں کی ناپسندیدہ صورت حال سے برّصغیر کے مسلمان نوجوانوں کے ایک بڑے حلقہ میں جو موجودہ حالات سے بیزار تھا، اور جو ہر اس حوصلہ مندی اور مہم جوئی سے مسحور ہوتا ہے جس میں اسلام کا نام شامل ہو جائے، خمینی صاحب اس طرح مقبول ہو رہے ہیں جیسے کسی زمانہ میں ہندوستان میں کمال اتاترک اور عرب قوم پرستوں کے حلقہ میں جمال عبدالناصر تھے اور اب بھی بعض حلقوں میں بعض ایسے سربراہان مملکت مقبول و محبوب ہیں جو کھلے طریقہ پر منکر سنّت، حدیث کا مذاق اڑانے والے، مغربی تہذیب کے رائج کرنے والے اور کمیونسٹ خیالات کے ہیں، مذہبی رنگ و آہنگ کے شامل ہو جانے کی وجہ سے خمینی صاحب ان سے زیادہ مقبول ہو رہے ہیں اور یہ بات اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ اگر کوئی عقیدہ کا سوال اٹھائے اور کتاب و سنت، اجماع امت کے زاویۂ نگاہ سے بحث کرے اور اس معیار سے اس کو جانچنے کی کوشش کرے تو ان حضرات کے لئے اس کا سننا بھی دشوار ہے۔ اور ناپسندیدگی و برہمی اشتعال و ابتذال کی حد تک پہنچ جاتی ہے، یہ وہ صورت حال ہے جو اس دین کے مستقبل اور روح اسلام کے نقطۂ نظر سے سخت تشویشناک ہے اور حضرت علیؓ کے اس بلیغ فقرہ کی تشریح و تصدیق "اتباع کل ناعق" (ہر زور سے بولنے والے کے پیچھے لگ جانے والے)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ٥

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔